فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم ۱ ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ ۔ ۲۹ نبوت ۱۳۴۸ ہش ۔ ۲۹ نومبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۷۷

اخبارِ احمدیہ

ــ ربوہ ۲۸ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے حضور کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، الحمد للہ ۔

احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

ــ ربوہ ۲۱ نبوت ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۶۹ء کو اللہ تعالیٰ نے مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ نائیجیریا و سیرالیون کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ۔ نومولود محترم ڈاکٹر حافظ بدرالدین احمد صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم عبدالمجید صاحب پٹیالوی مرحوم کا نواسہ ہے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فاتح الدین نام تجویز فرمایا ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی اور صالح زندگی عطا فرمائے ۔ دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے ۔

آمین اللّٰھم آمین

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

امسال ۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ تقریب ۱۰ فتح (۱۰ دسمبر ۱۹۶۹ء) کو ہوگی انشاء اللہ العزیز ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں تحریک جدید کی دعائیہ فہرست اُس روز پیش کی جائے گی ۔ جملہ مخلصین سے درخواست ہے کہ مذکورہ تاریخ سے پہلے اپنے وعدہ جات تحریک جدید سے کلّی طور پر سبکدوش ہونے کی سعئ بلیغ فرمائیں ۔ مقامی عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ ایسی اطلاعات دفتر ہذا میں بروقت پہنچانے کا خاص خیال رکھیں تاکہ کسی مجاہد کو شکایت کا موقع پیدا نہ ہو ۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

فطرانہ کی رقم
خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرائی جائے

قبل ازیں اعلان کیا گیا تھا کہ احباب جماعت فطرانہ کی رقوم کا ½ حصہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوائیں ۔ اِس اعلان کے ذریعہ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعتوں کی طرف سے فطرانہ کی رقوم براہِ راست خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں دوسرے چندوں کی طرح بھجوانی چاہئیں ۔ عہدیداران مقامی مہربانی فرما کر اس کو نوٹ فرمالیں ۔

(ناظر بیت المال آمد ۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی قدرت کے ہزاروں عجائبات ہیں

یہ عجائبات اُنہی پر کھلتے ہیں جو دل کے دروازے کھول کر رکھتے ہیں

"بات صرف اتنی ہے کہ خدا تعالیٰ کو ہر ایک بات پر قادرِ مطلق جانا جاوے اور کسی قسم کی بدظنّی اس پر نہ کی جاوے ۔ جو بدظنّی کرتا ہے وہی کافر ہوتا ہے ۔ مومن کی صفات میں سے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو غایت درجہ قادر جانے ۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بہت نیکیاں کرنے سے انسان ولی بنتا ہے یہ نادانی ہے مومن کو تو خدا تعالیٰ نے اوّل ہی ولی بنایا ہے جیسے کہ فرمایا ہے اللّٰہ ولیّ الّذین اٰمنوا ۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ہزاروں عجائبات ہیں اور انہیں پر کھلتے ہیں جو دل کے دروازے کھول کر رکھتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ بخیل نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص مکان کا دروازہ خود ہی نہیں کھولتا تو پھر روشنی کیسے اندر آوے ۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف رجوع کرے گا ۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ جہاں تک بس چل سکے وہ اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرے ۔ پھر جب اس کی کوشش اس کے اپنے انتہائی نقطہ پر پہنچے گی تو وہ خدا تعالیٰ کے نُور کو دیکھ لے گا ۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا میں اس کی طرف اشارہ ہے کہ جو حق کوشش کا اس کے ذمّہ ہے اسے بجا لائے، یہ نہ کرے کہ اگر پانی بیس ہاتھ نیچے کھودنے سے نکلتا ہے تو وہ صرف دو ہاتھ کھود کر ہمّت ہار دے ۔ ہر ایک کام میں کامیابی کی یہی جڑ ہے کہ ہمّت نہ ہارے ۔ پھر اِس اُمّت کے لئے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر کوئی پُورے طور سے دعا و تزکیۂ نفس سے کام لے گا تو سب وعدے قرآن شریف کے اس کے ساتھ پورے ہو کر رہیں گے، ہاں جو خلاف کرے گا وہ محروم رہے گا کیونکہ اس کی ذات غیور ہے ۔ اس نے اپنی طرف آنے کی راہ ضرور رکھی ہے لیکن اس کے دروازے تنگ بنائے ہیں پہنچتا وہی ہے جو تلخیوں کا شربت پی لیوے ۔ لوگ دُنیا کی فکر میں درد برداشت کرتے ہیں حتّٰی کہ بعض اسی میں ہلاک ہو جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے لئے ایک کانٹے کی درد بھی برداشت کرنا پسند نہیں کرتے ۔ جب تک اِس کی طرف سے صدق اور صبر اور وفاداری کے آثار ظاہر نہ ہوں تو اُدھر سے رحمت کے آثار کیسے ظاہر ہوں "

(ملفوظات جلد ہفتم صـ ۲۹۱)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۹ نبوت ۱۳۴۸ہش

الٰہی صفات کی روشنی میں کارکردگی کا معاوضہ

(۲)

سورہ عنکبوت کی مندرجہ بالا آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت یہ بیان فرمائی ہے کہ ہم ہر انسان کو اس کے عمل کا بہترین بدلہ دیتے ہیں۔ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ نے آگے وضاحت فرمائی ہے اللہ تعالیٰ کی اس صفت کو ظلّی طور پر اس طرح اپنا سکتے ہیں کہ ہر انسان کی کارکردگی کے مطابق اس کا عوضانہ دیا جائے۔ آج تک انسانوں نے جو کیا ہے وہ یہ کہ مثلاً حکومت کے کارندوں کے گریڈ بنا دیئے جاتے ہیں اور خواہ اس گریڈ پر کام کرنے والا بہت عمدہ کارکردگی دکھائے یا پھسڈی ہی کیوں نہ ہو سب کو گریڈ کے مطابق عوضانہ دیا جاتا ہے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص اپنے عہدہ میں نہایت اعلیٰ کارکردگی دکھاتا ہے اور دوسرا اپنے عہدہ کو نکمہ بنا کے رکھ دیتا ہے مگر تنخواہ یا الاؤنس دونوں کو گریڈ کے مطابق دی جاتی ہے تاہم انسانوں نے اس کا تدارک "بونس" کے طریق سے کرنے کی کوشش کی ہے اور انعامات یا کارکردگی کی عمدگی کی بناء پر اس کمی کو پورا کیا جاتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ تمہارے اقتصادی نظام میں جب بھی اجرتوں کی ادائیگی کا سوال پیدا ہو تو اس وقت اس بات کو بھولنا نہیں چاہیئے کہ کام کرنے والے ہر مزدور یا کلرک کو۔ ہر افسر یا منتظم یا مینیجر کو اس کام کی بہترین اُجرت ملنی چاہیئے۔ تاہم انسان کا علم محدود ہے اور اس کے راستہ میں ہزار روکیں ہیں۔ اور اس نقص اور کمزوری ہی کے نتیجہ میں تنخواہ کا اصول بنایا گیا ہے بالعموم کمزوری دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک تو اس لحاظ سے کہ انسان کا علم ناقص ہے۔ ہر چیز انسان کے سامنے نہیں ہوتی اور دوسری کمزوری یہ ہے کہ جو بات اس کے اختیار اور طاقت میں ہے اس میں بھی وہ کمزوری دکھاتا ہے۔ وہ اتنی محنت نہیں کرتا جتنی اسے کرنی چاہیئے تھی اور جس کی وہ قدرت رکھتا تھا۔ مثلاً ایک کارخانہ ہے اس میں پانچ سو یا ایک ہزار مزدور کام کر رہا ہے۔ تو اگر اسلامی اصول کو اس میں پوری طرح لاگو کیا جائے تو یہ ضروری ہو گا کہ ایک رجسٹر ہو جس میں ہر مزدور کی کارکردگی درج ہو کیونکہ اسی کی مزدوری یعنی اس کے کام ہی نے یا اس کی توجہ اور اس کی محنت ہی نے اس کارخانے کی مجموعی پیداوار پر ایک خاص اور خوشکن اثر ڈالا ہے مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ سارے مزدوروں کا پیداوار میں ایک جیسا حصّہ نہیں ہے۔ کیونکہ ہر ایک کی قابلیت اور توجہ کا معیار الگ الگ ہے۔ ایک مزدور ہے جس میں زیادہ قابلیت ہی نہیں۔ اپنی قابلیت کے لحاظ سے وہ بے شک پوری توجہ بھی دیتا ہے۔ لیکن کم قابلیت ہونے کی وجہ سے وہ اتنا پیدا نہیں کر سکتا نہ پیدا کرتا ہے کہ جتنی پیداوار ایک دوسرے مزدور کی ہے۔ پس جب تک پورے حالات سامنے نہ ہوں اس وقت تک یہ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ کس کو کتنی اُجرت ملے اور پھر یہ بھی کہ ایسی اجرت بہترین اجرت بھی کہلا سکتی ہے یا نہیں۔ ہمارے ہاں اجرتوں کا جو اصول کارفرما ہے اس کی رُو سے شائد مزدوروں یا اجرتوں میں فرق کرنا مشکل ہو جائے۔ چنانچہ اس مشکل کو دُور کرنے کے لئے انسانی ذہن نے ایک اور راستہ بھی سوچا ہے اور مَیں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اس راستے کو صحیح اور پورے طور پر اختیار کریں تو اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے جلوے اجرتوں کی تعیین کے سلسلہ میں ہم بھی اپنی زندگیوں میں دکھا سکتے اور اس طرح ہم بھی اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بن سکتے ہیں اور یہ مزدوروں کو بونس دینے کا رواج ہے۔ مختلف کارخانے اپنے مزدوروں کو مختلف شکلوں میں مختلف نسبتوں سے بونس دیتے ہیں لیکن اسلامی اصول ادائیگی اُجرت کے مطابق اور یہ سمجھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ہدایت دی ہے کہ اس کے مطابق اجرتوں کی تعیین کرنی چاہیئے۔ شاید ہی کوئی کارخانہ ہو جو عمل کر رہا ہو۔"

(الفضل ۱۹ نبوت ۱۳۴۸ہش صہ)

مزید وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:-

"اگر ایسے رجسٹر ہوں جن میں ہر ایک مزدور کی حسنِ کارکردگی درج ہو تو سب مزدوروں کو ایک جیسی مزدوری ملنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اور اسی طرح جب سال گزرنے کے بعد نفع کا حساب لگایا جائے۔ مثلاً ایک کارخانے کو پچاس لاکھ روپیہ نفع ہوا۔ اس نفع میں سارے شریک ہیں یا اکثر شریک ہوں گے لیکن ان کا حصہ مختلف ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ایک وہ مزدور ہے جس کی قابلیت بھی زیادہ تھی اور جس نے محنت بھی زیادہ کی۔ اور جس نے کام بھی زیادہ توجہ اور محبت و پیار سے کیا۔ اور اس نیت سے زیادہ کام کیا کہ اس طرح زیادہ سے زیادہ پیداوار جو مَیں کر سکتا ہوں وہ مَیں کروں گا۔ پس ایسے قابل ذہین۔ محنتی اور نیک نیت مزدور کا حصّہ بہرحال زیادہ ہونا چاہیئے۔ اس کے برعکس ایک ایسے مزدور کی جس میں اتنی قابلیت بھی نہیں۔ توجہ اور محنت سے کام کرنے کی اسے عادت بھی نہیں۔ سُستی سے کام کرتا ہے اس کا وہ حصّہ نہیں ہونا چاہیئے جو ایک اچھے مزدور کا ہے پس مجموعی نفع میں حصہ دار بنانے میں ہر ایک کی حسن کارکردگی مدِّنظر رکھنی چاہیئے۔

بہرحال حکم یہی ہے کہ تم بہترین عمل بجا لاؤ۔ تمہاری کارکردگی سب سے اچھی ہونی چاہیئے۔ اور پھر جس کی جتنی کارکردگی ہے اس کے مطابق مجموعی نفع میں اس کا حصّہ معین ہونا چاہیئے۔ اس صورت میں بہترین جزا بنتی ہے ورنہ محض تنخواہ یا اجرتوں کے اصول پر بہترین جزا یا بدلہ دینے کی صورت نہیں پیدا ہو سکتی اور ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب میں اَحْسَنَ الَّذِیْ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ کے اصول کے مطابق کسی کے عمل کی بہترین جزا یا بدلہ دیتا ہوں تو تمہیں میری اس صفت کا بھی مظہر بننا چاہیئے جس طرح اللہ تعالیٰ کی یہ صفت دُنیا میں جلوہ گر ہے اسی طرح تمہیں بھی اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا مظہر بنتے ہوئے اپنی زندگی میں اس قسم کے فیصلے کرتے وقت بہترین جزا، بدلہ دینے کا جلوہ دکھانا چاہیئے۔"

(الفضل ۱۹ نبوت ۱۳۴۸ہش صہ)

(باقی)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے
کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

رمضان کی جامع برکات اور ہماری ذمہ داریاں

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ

رمضان کا مہینہ ایک بڑا ہی مبارک مہینہ ہے۔ اس کی برکتیں ان عظیم الشان عبادتوں تک ہی محدود نہیں۔ جو اس مہینہ کے ساتھ مخصوص ہیں۔ بلکہ اس مہینہ کی پہلی برکت یہ ہے۔ جس کی وجہ سے اسے ان عبادتوں کے لئے چنا گیا ہے کہ اس میں قرآن پاک یعنی خدا کی آخری اور عالمگیر شریعت کے نزول کا آغاز ہوا تھا۔ سو رمضان کا مہینہ اسلام کے جنم کا یادگاری مہینہ ہے۔ جس کے ساتھ وہ عالم وجود میں آیا۔ اور دنیا اس روحانی سورج کے نور سے منور ہوگئی۔ اور ہم ہر سال گویا اس کا یوم یعنی سالگرہ مناتے ہیں۔ اور وہ عید کی طرح ہر سال بار بار آ کر ہمارے دلوں میں قرآنی نزول اور قرآنی برکات کی یاد تازہ کرتا ہے۔

رمضان کا مہینہ جامع العبادات ہے

رمضان کی برکات کا نمایاں اور مخصوص پہلو یہ ہے کہ وہ جامع العبادات ہے۔ جیسا کہ ہر مسلمان جانتا ہے۔ اسلام کی کثیر التعداد عبادتوں میں سے چار عبادتیں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں یعنی (۱) نماز (۲) روزہ (۳) زکوٰۃ اور (۴) حج۔ اور یہ چاروں بنیادی عبادتیں رمضان میں بہترین صورت میں جمع کر دی گئی ہیں۔ نماز کی عبادت رمضان میں اس طرح شامل کی گئی ہے۔ کہ پنجگانہ فریضہ نمازوں کے علاوہ رمضان کے مہینہ میں تہجد اور تراویح اور دیگر نفلی نمازوں (مثلاً ضحیٰ وغیرہ) کی خاص تاکید کی گئی ہے۔ اور نماز وہ مقدس ترین عبادت ہے۔ جسے معراج المومن (یعنی مومنوں کے لئے اوپر چڑھنے کی سیڑھی) کہا گیا ہے۔ جس کے ذریعہ انسان خدا کی طرف اٹھتا اور اس کا قرب حاصل کرتا ہے۔ اور صوم یعنی روزہ تو رمضان کی مخصوص عبادت ہے ہی۔ جس کے متعلق حدیث قدسی میں آتا ہے کہ خدا فرماتا ہے جہاں دوسری عبادتوں کے اور اور اجر مقرر ہیں وہاں روزے دار کے روزہ کا اجر میں خود ہوں۔ دراصل روزہ میں حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی ادائیگی بصورت احسن شامل کر دی گئی ہے۔ حقوق اللہ اس طرح کہ روزہ میں انسان خدا کے لئے اپنے نفس اور نفس کی خواہشات کی قربانی پیش کرتا ہے۔ اور حقوق العباد اس طرح کہ روزے کے ذریعہ روزے داروں میں اپنے غریب بھائیوں کی تنگ دستی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اور انسان ان کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

پھر رمضان میں زکوٰۃ کی عبادت بھی شامل ہے۔ کیونکہ اوّل تو رمضان کے آخر میں فدیہ کی ادائیگی مقرر کی گئی ہے جس کا دوسرا نام زکوٰۃ الفطر ہے۔ جو عید کی آمد پر غریب بھائیوں کی امداد کے لئے تجویز کی گئی ہے اور پھر ویسے بھی ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ رمضان کے مہینہ میں اپنے غریب بھائیوں کی امداد نہایت فیاضی کے ساتھ اور بہت کھلے دل سے کرنی چاہیئے۔ اور خود آپ کا اپنا نمونہ یہ تھا۔ کہ رمضان میں آپ کا ہاتھ غریبوں اور مسکینوں کی مدد میں اس طرح چلتا تھا کہ گویا ایک تیز آندھی ہے جو کسی روک کو خیال میں نہیں لاتی۔ بالآخر رمضان میں ایک طرح سے حج کی عبادت کا عنصر بھی شامل ہے۔ کیونکہ جس طرح ایک حاجی حج میں گویا دنیا سے کٹ کر احرام کا لباس پہن لیتا ہے۔ اور شب و روز عبادات الٰہی میں مصروف رہتا اور جائز نفسانی لذات سے بھی کنارہ کشی اختیار کرتا ہے۔

اسی طرح رمضان کے مہینہ میں روزہ دار دن کے اوقات میں کھانے پینے اور بیوی کے پاس جانے سے اجتناب کرتا ہے۔ اور اعتکاف کے ایام میں تو یہ اجتناب گویا کلی انقطاع کا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ گویا ان ایام میں روزے دار دن رات مسجد میں بیٹھ کر عبادت الٰہی کے لئے کلیۃً وقف ہو جاتا ہے

روزہ دار کی جزا خود خدا ہے

الغرض رمضان کا مہینہ جامع العبادات ہے جس میں اسلام کی چاروں بنیادی عبادتوں کو بہترین صورت میں ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے۔ اور اس میں نماز بھی ہے اور روزہ بھی ہے اور زکوٰۃ بھی ہے۔ اور حج کی چاشنی بھی شامل ہے بلکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو رمضان میں جہاد کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔ کیونکہ روزہ نفس کی تربیت کا بھی نہایت مؤثر ذریعہ ہے۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض حالات میں نفس کے جہاد کو تلوار کے جہاد سے بھی افضل قرار دیا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ ایک موقعہ پر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ سے فارغ ہو کر مدینہ کی طرف واپس تشریف لا رہے تھے۔ آپ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ

رجعنا من الجہاد

الاصغر الی الجہاد

الاکبر

یعنی اب ہم چھوٹے جہاد سے فارغ ہو کر بڑے جہاد کی طرف لوٹ رہے ہیں۔

اس طرح آپ نے نفس کے جہاد کو تلوار کے جہاد سے بھی افضل قرار دیا اور ایک دوسرے موقعہ پر آپ نے فرمایا

"بہادر وہی نہیں جو لڑائی میں اپنے حریف کو بچھاڑ دیتا ہے بلکہ بہادر وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کو دبا کر ان پر غلبہ پاتا ہے۔"

خلاصہ کلام یہ کہ رمضان کی برکات اتنی وسیع ہیں کہ ان میں اسلام کی چار بنیادی عبادتوں کے علاوہ جہاد کے ثواب کا رستہ بھی کھولا گیا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ چونکہ روزے میں سب کچھ شامل ہے۔ اس لئے اس کی جزا میں خود ہوں اور عقلاً بھی یہی درست ہے کیونکہ روزہ دار کو نماز کا ثواب بھی ملتا ہے۔ روزہ کا ثواب بھی ملتا ہے۔ زکوٰۃ کا ثواب بھی ملتا ہے۔ حج کا ذوق بھی حاصل ہوتا ہے۔ اور جہاد کا موقعہ بھی میسر آتا ہے

اجر پانے کے لئے صحت نیت ضروری ہے

مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلامی عبادتیں کوئی منتر جنتر نہیں ہیں کہ ادھر پھونک مار کر ایک کام کیا اور ادھر نتیجہ نکل آیا۔ بلکہ اسلام صحت نیت چاہتا ہے۔ ہمت چاہتا ہے۔ صبر و استقلال چاہتا ہے۔ اور لمبے عرصہ کا مجاہدہ چاہتا ہے۔ قرآن فرماتا ہے۔

احسب الناس ان یترکوا

ان یقولوا امنا وھم

لا یفتنون

یعنی کیا لوگ چاہتے ہیں کہ محض ایمان کے زبانی دعوے پر خدا ان کو چھوڑ دے۔ اور ان کے سارے کام یونہی پورے ہو جائیں اور وہ امتحانوں اور ابتلاؤں کی بھٹی میں نہ ڈالے جائیں۔ ہوشیار ہو کر سن لو کہ یہ بات خدائے علیم و حکیم کی سنت کے خلاف ہے۔

پس رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان پاک نیت اور سچے ایمان اور صبر و استقلال کے ساتھ ان احکام کو بجا لائے۔ جو خدا تعالےٰ نے رمضان کے ساتھ وابستہ کئے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص رمضان میں کذب اور قول زور کو نہیں چھوڑتا اور روزے کی حقیقت سے بے خبر رہ کر محض نمائش اور ظاہرداری کا رنگ اختیار کرتا ہے۔ وہ مفت میں بھوکا رہتا ہے۔ جس کی خدا کے حضور کچھ بھی قدر و قیمت نہیں ایک عرب شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

یغوص البحر من طلب اللآلی

ومن طلب العلیٰ سہر اللیالی

یعنی جس شخص کو موتیوں کی تلاش ہو اسے سمندروں میں غوطے لگانے پڑتے ہیں۔ اور جو شخص بلندیوں کا طالب ہو اسے راتوں کو جاگنے کے بغیر چارہ نہیں۔

رمضان سے تعلق رکھنے والے احکام

اب میں ان احکام کی کسی قدر تشریح کرتا ہوں۔ جو رمضان کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ سب سے اوّل نمبر پر خود صوم یعنی روزہ ہے۔ جو رمضان کی اصل اور مخصوص عبادت ہے۔ روزہ کی ظاہری صورت یہ ہے کہ سحری کے وقت یعنی صبح صادق اور فجر کی اذان سے پہلے اپنی عادت اور اشتہا کے مطابق کچھ کھا لیا جائے۔ کھانے کے بغیر روزہ رکھنا پسندیدہ نہیں۔ سوائے اس کے کہ کوئی مجبوری کی صورت ہو اور سحری کھانے کے متعلق مسنون طریق یہ ہے صبح صادق سے قبل جتنی دیر سے کھائی جائے اتنا ہی بہتر ہے۔ تاکہ سحری اور اذان کے درمیان کم سے کم وقفہ ہو۔ اور خدائی حد بندی

گے ساتھ انسان کی ذاتی خواہش مخلوط نہ ہونے پائے۔ اس کے بعد غروب آفتاب تک کھانے پینے اور بیوی کے ساتھ مخصوص جنسی تعلقات قائم کرنے منع ہیں۔ اس طرح گویا خدا کے رستہ میں اپنے نفس اور اپنی نسل کی قربانی پیش کی جاتی ہے۔ غروب آفتاب کے وقت افطاری کرنے میں بھی وہی اصول چلتا ہے جو سحری کھانے کے متعلق اوپر بیان کیا گیا ہے۔ یعنی غروب آفتاب کے ساتھ بلا توقف افطاری کر لی جائے۔ دوسرے الفاظ میں سحری کھانے میں دیر کرنا اور افطاری کرنے میں جلدی کرنا مسنون ہے۔ روزہ کے دوران میں خاص طور پر اپنے خیالات کو پاک و صاف رکھنا اور بیہودہ اور لغو باتوں اور فحشاء وغیرہ سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

روزہ ہر عاقل و بالغ مرد و عورت پر فرض ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص سفر میں ہو یا بیمار ہو تو اسے سفر اور بیماری کے ایام میں روزہ ترک کر کے دوسرے ایام میں گنتی پوری کرنی چاہئیے۔ یہی حکم ان عورتوں کے لئے ہے جو رمضان کے مہینہ میں ماہواری ایام کی وجہ سے چند دن کے لئے معذور ہو جائیں۔ وہ لوگ جو بڑھاپے یا دائم المرض ہونے کی وجہ سے معذور ہو چکے ہوں۔ ان کے لئے قرآن یہ حکم دیتا ہے کہ وہ اپنے کھانے کی حیثیت کے مطابق فدیہ ادا کر دیں۔ فدیہ کی رقم مساکین کی امداد کے لئے مرکز میں بھی بھجوائی جا سکتی ہے اور اپنے پڑوس کے غرباء میں خود بھی تقسیم کی جا سکتی ہے۔ اور فدیہ نقد رقم کی بجائے کھانے کی صورت میں بھی دیا جا سکتا ہے۔ بعض صوفیاء نے سفر اور عارضی بیماری میں بھی فدیہ کی ادائیگی کو پسند کیا ہے۔ اور دوسر

وقت میں گنتی پوری کرنا مزید برآں ہے۔

رمضان میں نفلی نمازیں

رمضان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نفلی نمازوں پر بہت زور دیا ہے۔ نفلی نمازوں میں سب سے افضل اور سب سے ارفع تہجد کی نماز ہے۔ جو رات کے نصف آخر میں صبح صادق سے پہلے ادا کی جاتی ہے۔ اس نماز کی برکت اور شان اس بات سے ظاہر ہے کہ قرآن مجید تہجد کی نماز کے متعلق فرماتا ہے کہ اس کے ذریعہ انسان اپنے مقام محمود کو پہنچ جاتا ہے۔ مقام محمود ہر شخص کا جدا ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے ترقی کا وہ انتہائی نقطہ مراد ہے۔ جو کوئی شخص اپنے حالات اور اپنی فطری استعدادوں کے مطابق حاصل کر سکتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام محمود جس کا آپ کو وعدہ دیا گیا ہے وہ سب اولین اور آخرین سے افضل اور ارفع ترین ہے۔ بہرحال تہجد کی نماز انسان کی روحانی ترقی کے لئے بہترین سیڑھی ہے۔ کاش ہمارے نوجوان دوست اس کی قدر و قیمت کو پہچانیں۔ رمضان میں عشاء کے بعد کی نماز تراویح بھی دراصل تہجد ہی کی ایک نرم اور رعایتی صورت ہے۔ اس کی شرکت گو آخر شب کی تہجد کا درجہ تو نہیں رکھتی مگر لوگوں میں نفلی نمازوں کا ذوق پیدا کرنے کے لئے بہت غنیمت ہے۔ دوسری نفلی نماز ضحیٰ کی نماز ہے۔ جو صبح اور ظہر کی نمازوں کے درمیانی وقفہ میں پڑھی جاتی ہے۔ تاکہ یہ لمبا وقفہ عبادت سے خالی نہ رہے۔ یہ بھی ایک بہت بابرکت نفلی روزہ ہے اور دوستوں کو رمضان میں ان دونوں نمازوں یعنی تہجد اور ضحیٰ کا التزام رکھنا چاہیئے۔ (باقی)

جماعت احمدیہ کا "قریب ترین مقصد"

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا کہ چاہیئے کہ احمدی سو فیصدی قرآن جانتے ہوں۔ حضور نے فرمایا:۔

"ہماری جماعت اگر صحیح معنوں میں تبلیغ کرنا چاہتی ہے۔ اگر ہماری جماعت اپنے نفس کی اصلاح کرنا چاہتی ہے۔ اور اگر ہماری جماعت اپنی روحانیت کو درست رکھنا چاہتی ہے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کا قریب ترین مقصد یہ ہو کہ سو فیصدی احمدی قرآن مجید جانتے ہوں۔ جب ہم اس مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ تب یہ امید ہو سکے گی کہ ہم اپنی اور اپنے گردوپیش کی اصلاح کر سکیں۔" (الفضل ۲۳ جنوری ۱۹۴۵ء صـ۳)

گویا جماعت احمدیہ کا قریب ترین مقصد جس پر تبلیغ کا انحصار ہے جس پر اصلاح نفس کا مدار ہے۔ جس سے روحانیت کو درست رکھا جا سکتا ہے یہ ہے کہ جماعت کا ہر فرد قرآن مجید جانتا ہو۔ اسے ناظرہ قرآن مجید آتا ہو۔ وہ ترجمہ جانتا ہو۔ قرآنی معارف پر اسے آگاہی ہو اس قریب ترین مقصد کے کامل حصول کے لئے خلافت ثالثہ میں تحریک تعلیم القرآن اور تحریک وقف عارضی کو منظم طور پر جاری کیا گیا ہے۔ احباب کا فرض ہے کہ جماعت کے اولین مقصد کو پورا کرنے کے لئے پوری جدوجہد فرماویں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم القرآن کے دوسرے دور کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم پوری طاقت کے ساتھ پوری ہمت کے ساتھ اور انتہائی کوشش کے ساتھ تعلیم القرآن کے اس دوسرے دور میں داخل ہوں۔" (الفضل ۱۰ شہادت (اپریل ۱۹۶۶ء))

خاکسار ابوالعطاء۔ ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

نادار خواتین اور بچگان کے لئے
گرم کپڑوں اور رضائیوں کی ضرورت

موسم سرما شروع ہو چکا ہے۔ ربوہ میں بہت سی ایسی خواتین اور بچے ہیں جو آپ کی توجہ کے مستحق ہیں۔ صاحب استطاعت خواتین سے درخواست ہے کہ عورتوں اور بچوں کے گرم کپڑے۔ رضائیاں، کمبل یا نقد تا اس سے کپڑا خریدا جا سکے بھجوائیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ربوہ کے اطفال کے لئے

در نخ بروز جمعہ بعد نماز فجر ربوہ کے اطفال سے ان کے محلہ کی مسجد میں مقامی نمائندہ کے ذریعہ سورۂ بقرہ کی آیات سے سنکر امتحان لیا جا رہا ہے۔ جو بچے پوری آیات سنادینگے ان کے نام معہ ان کی ولدیت کے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت اقدس میں بغرض دعا پیش کئے جائیں گے۔ تمام اطفال کوشش کر کے ان آیات کو حفظ کر لیں تاکہ ان کے نام پہلی فہرست میں ہی حضور انور کی خدمت گرامی میں پہنچ سکیں۔ والدین بھی کوشش فرمائیں کہ ان کے بچے کا نام پہلی فہرست میں شامل ہو سکے۔ (ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ)

قیام گاہ مستورات جلسہ سالانہ کے لئے سامان کی ضرورت

جلسہ سالانہ پر آنے والی بہنیں جو لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام ٹھہرتی ہیں۔ ان کے کھانا کھلانے اور رہائشی انتظاموں کے لئے سامان کی ضرورت رہتی ہے۔ اس میں دسترخوانوں بالٹیوں اور لالٹینوں۔ گیس، رجسٹرڈ۔ ٹوکریاں اور چٹائیوں کی ضرورت ہے۔ لجنات یہ سامان یا جلسہ سالانہ پر آتے ہوئے آئیں یا پہلے بھجوا دیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

گھر بیٹھے دنیا کی سیر

احمدی مجاہدین اکناف عالم میں دن رات اسلام پھیلا رہے ہیں آپ الفضل کے ذریعہ بآسانی ان کی تبلیغی سرگرمیوں سے باخبر ہو سکتے ہیں۔ آج ہی الفضل کا روزانہ پرچہ جاری کروا کر گھر بیٹھے دنیا کی سیر کا سامان کیجئے۔

(منیجر الفضل ربوہ)

واقفین وقف عارضی کے تاثرات

(قسط نمبر ۲)

(۱۴)

مکرم عطاء الرحمٰن صاحب مشرقی پاکستان سے تحریر فرماتے ہیں :-

"خاکسار نے احباب کو وقف عارضی کی تحریک میں شامل ہونے کی ترغیب اس طرح دلائی کہ لوگ اپنا نام تاریخ میں چھوڑنے ہسپتال، اسکول وغیرہ کھولتے ہیں اسی طرح اگر ہم بھی وقف عارضی کی تحریک میں شامل ہوں گے تو احمدیت کی تاریخ میں ہمارا نام بھی آجائے گا اور ہماری آئندہ نسلیں فخر کے ساتھ ہمیں یاد کریں گی۔ باقاعدگی کے ساتھ قرآن کریم پڑھنے اور نماز پنجگانہ باجماعت خصوصاً فجر کی نماز پڑھنے کی پُر زور تلقین کی اسکے بعد خاکسار اجتماعی دعا کے بعد رخصت ہوا۔"

(۱۴ الف)

مکرم احمد حسن صاحب بیرآف گجرات تحریر فرماتے ہیں :-

"ہمارے آقا کا وقف عارضی حقیقتاً ایک آسمانی تحریک ہے۔ جس سے نہ صرف ایک واقف زندگی ہی روحانیت میں ترقی کرتا ہے بلکہ جماعت بھی اس چشمہ رواں سے فیضیاب ہوتی ہے۔ میں نے مشاہدہ کیا کہ میرے وقف کے شروع میں صرف دو فرد نماز تہجد میں حاضر تھے لیکن چند روز گذرنے پر خدا تعالےٰ نے تہجد گذاروں میں برکت ڈالی اور وہ تیرہ تک پہنچ گئے ایسی برکت سوائے آسمانی تحریکوں کے اور کہیں نظر نہیں آتی یہ ایسی بابرکت تحریک ہے دل چاہتا ہے کہ عمر بھر اس نیک اور بابرکت تحریک سے فائدہ اٹھایا جاتے اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔"

(۱۵)

مکرم نذیر احمد صاحب چک $\frac{۳۲۷}{۸۰\text{R}}$ ضلع بہاولنگر تحریر فرماتے ہیں :-

"خاکسار وقف عارضی پر جماعت احمدیہ گھر پیر ضلع لاہور جا رہا تھا چونکہ خاکسار نے روانگی سے پہلے حضور کی خدمت میں دعا کے لئے عریضہ لکھا تھا کہ حضور دعا دعا فرماویں میرا سفر لمبا ہے جو تین سو میل تک ہو جاتا ہے اللہ تعالےٰ خیر و عافیت سے خاکسار کو منزل مقصود پر پہنچادے خاکسار نے بس میں سوار ہوتے ہی حضور کے فرمان کے مطابق تسبیح و درود اور باقی دوسری دعائیں پڑھنی شروع کر دیں جب بس بہاولنگر سے دو میل آگے نکلی تو ایک نوجوان سائیکل سوار کے سائیکل سلیپ ہونے کی وجہ سے بس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ ڈرائیور بہت ہوشیار نکلا جب سائیکل سلپ ہو کر بس کے آگے آگیا تو ڈرائیور نے یکدم دوسری سائیڈ کو بس کاٹ دی اس طرف سڑک کے کنارے ایک برجی تھی ڈرائیور نے پھر برجی سے بچانے کے لئے پھر دوسری سائیڈ کو یکدم بس کو کاٹا معمولی رگڑ کے ساتھ بس کی ٹکر لگنے پر تھوڑی سی چوٹ ڈرائیور کے بازو پر لگی اور پچھلی سواریوں کو بھی معمولی چوٹیں آئیں اور کچھ تھوڑا سا بس کا نقصان بھی ہو گیا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے سائیکل والے نوجوان کو بھی بچا لیا اور باقی بھی کوئی خاص نقصان نہیں ہوا۔ اس حادثہ کو دیکھکر میں سمجھتا ہوں کہ یہ حضور کی دعاؤں اور تسبیح و درود ہی کا نتیجہ تھا جس کی وجہ سے خاکسار بخیر و عافیت اپنی منزل مقصود پر پہنچ گیا ہے دعا ہے کہ حضور پُر نور کی دعائیں ہمیشہ ہمارے ساتھ ہوں۔"

(۱۶)

مکرم ولایت خاں صاحب ریحال آف چینی تاجہ ریحال تحریر فرماتے ہیں :-

"مجھے تجربہ ہوا ہے کہ آپ کی فرمودہ یہ تحریک نہایت مبارک تحریک ہے اور الہٰی تحریک ہے جس سے جماعت کی اصلاح کے علاوہ واقف کی اپنی اصلاح بھی کافی ہو جاتی ہے۔ اس عرصہ میں دعاؤں کا موقعہ کافی ملا اور اللہ تعالےٰ نے مجھ گنہگار اور کم بضاعت انسان کی کئی ایک دعائیں فی الفور منظور فرمائی ہیں مجھے ایسا تجربہ پہلی زندگی میں نہیں ہوا تھا۔"

(۱۷)

مکرم ڈاکٹر ممتاز علی خاں صاحب آف اللہ آباد ضلع ڈیرہ غازیخان تحریر فرماتے ہیں :-

"میں مسجد کے متصل حجرہ میں مقیم ہوں۔ پانچوں نمازیں باجماعت ادا ہو رہی ہیں دعاؤں اور ذکر الٰہی کا اتنا موقع کبھی میسر نہیں ہوتا تھا جتنا اب ہو رہا ہے بچے بھی امتحانات کی تیاری کے باوجود نمازیں شامل ہو رہے ہیں دوسرے تربیتی امور کی طرف بھی توجہ دلا رہا ہوں لیکن ابھی پورا اثر نہیں ہوا۔ دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ میرا وقف قبول فرمائے اور میری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے میرے یہ پندرہ دن ضائع نہ ہوں اور میرا ہر لمحہ اس کی یاد اور تقویٰ میں گذرے آمین۔"

(۱۸)

مکرم عبدالمجید صاحب آف واہ تحریر فرماتے ہیں :-

"مجھے اس عرصہ میں رمضان کا گمان ہوا اور اسی طرح التزام سے عبادت کرتا رہا۔ جس طرح رمضان المبارک میں۔ علاوہ اسکے اس عرصہ میں جس قدر کتب کے مطالعہ کا موقعہ ملا اس سے پہلے کبھی نہ ملا تھا۔ جب میں یہ عرصہ ختم کر چکا تو اس وقت میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں پھر اپنے آپ کو وقف کر دوں اور خدمت دین بجا لاؤں۔"

(۱۹)

مکرم ملک مشتاق احمد صاحب انور تحریر فرماتے ہیں :-

مڈل اور ہائی کلاسز کے لڑکوں کو قرآن مجید باترجمہ پڑھنے کی تلقین کی گئی اور السلام علیکم کی سبقت کی اہمیت سمجھائی گئی۔ احباب جماعت اور اطفال الاحمدیہ کو تسبیح و تحمید اور درود شریف کا ورد کرتے رہنے کی تلقین کی گئی۔ بچوں اور بچیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی نظمیں زبانی یاد کرنے کو کہا گیا۔ بعض بچوں بچیوں نے نظمیں سنائیں جنہیں سن کر دل خوشی ہوئی۔"

(۲۰)

مکرم محمد یحییٰ حسن صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

"حضور پُر نور! میں اپنا کھانا خود تیار کرتا ہوں بڑے پُر روحانیت اور پُر لطف دن ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے نماز تہجد کا بھی التزام ہے حضور کی یہ تحریک بہت ہی بابرکت اور نفسانی اور جماعتی اصلاح و تربیت کے لئے ایک بہت ہی پیاری تحریک ہے حضور پُر نور میرے لئے بھی خاص طور پر دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ مجھے ہر رنگ میں اپنے بڑھنے والے فضلوں سے نوازے اور مجھ سے راضی ہو جائے آمین۔"

(۲۱)

محترمہ سیدہ نسیم سعید صاحبہ لاہور چھاؤنی تحریر فرماتی ہیں :-

"مستورات بہنوں کو تنظیم کی اہمیت بتائی اور جلسوں میں آنے کی تاکید کی چنانچہ وقف کے عرصے میں منعقدہ اجلاس میں بعض ایسی بہنیں بھی آتی تھیں جو عرصہ سے اجلاس میں شامل نہیں ہو رہی تھیں۔ تسبیح و تحمید درود و استغفار اور تلاوت قرآن کریم کے روزانہ معمول پر زور دیا۔ خاکسار اس عرصہ میں تسبیح و تحمید درود اور ذکر الٰہی میں زیادہ وقت گذارتی رہی۔ کتب سلسلہ کے مطالعہ میں لجنہ کے دوروں اور شام کی کلاس لینے میں اپنے بچوں کے سالانہ امتحانات کو بھی بھلا دیا کیونکہ خاکسار یہی سوچتی رہی کہ عنقریب اگر کالج کھل گئے تو وقف پر صحیح معنوں میں وقت وقف نہیں ہو سکے گا۔"

(۲۲)

مکرم عبدالغفار صاحب ڈار آف راولپنڈی تحریر فرماتے ہیں :-

"کل سے یہ علاقہ (جہاں انہیں وقف کے لئے بھیجا گیا تھا۔ ناقل) دیکھکر بار بار قادیان شریف اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور حضور یاد آتے رہتے ہیں اور یہاں پہنچتے ہی دعاؤں میں رقت پیدا ہو گئی ہے خدا تعالےٰ میری تمام کمزوریوں کو دور فرمائے اور زندگی بھر نیکی کی توفیق عطا فرماتا رہے اور انجام بخیر ہو۔"

(۲۳)

مکرم [illegible] اللہ بخش صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

"ہم دونو واقف یہاں پر باقاعدہ درس و تدریس کا کام کر رہے ہیں اس عرصہ میں ہم کو روحانی فوائد سے وافر حصہ مل رہا ہے۔ بلّغ بما انزل کا فرض ادا کرتے ہوئے اپنی حالت میں تبدیلی دیکھ رہے ہیں۔ دعاؤں کے لئے، عملی نمونہ کے لئے روحانی فائدہ حاصل کرنے کے لئے وقف عارضی کو بہترین نظام پایا ہے اب شوق بڑھ رہا ہے خدا تعالےٰ توفیق دے تو دوبارہ وقف کے لئے نام دیں لیکن وقف کا کام ختم ہونے کے بعد ایک حسرت بھی دامنگیر ہے وہ یہ کہ کاش ہم سے کچھ کام ہو جاتا لیکن پندرہ یوم میں اتنا کام نہیں ہو سکا۔ جس قدر کرنا چاہیئے تھا۔"

(۲۴)

مکرم سردار عبدالقادر صاحب آف چنیوٹ لکھتے ہیں :-

"ان ایام میں خاکسار کی خواب میں محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب سے ملاقات ہوئی ان کے دو بیٹے بھی ساتھ تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ تم میں سے بڑا کون ہے؟ بڑے لڑکے نے اپنی طرف اشارہ کیا لیکن میں نے دونوں کو جواب کہا کہ تمہارے دادا جان اور تمہارے ابا جان کے دادا جان کا فرمان ہے کہ بڑا وہ ہے جو کہ قرآن مجید جانتا ہو

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال۔ سیکرٹری صاحبان وصایا۔ اس بات کو نوٹ فرمالیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۷۵۹

میں منصور احمد خاں ولد ڈاکٹر محمد احمد خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹-۳-۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت مجھے -/۵ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

المعبد:۔ منصور احمد خاں ولد ڈاکٹر محمد احمد خاں صاحب ربوہ

گواہ شد:۔ محمد شجاعت علم ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال ربوہ

گواہ شد:۔ عبد الباری قیوم م۔ دار الفضل ربوہ

مسل نمبر ۱۹۷۶۰

میں محمد امجد خاں ولد چوہدری حبیب احمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیروز والا ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹-۷-۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۰۰ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

المعبد:۔ محمد امجد فیروز والہ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد:۔ مسعود احمد سوہادی ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد:۔ ابو العطاء جالندھری ۶۹-۷-۱۸

مسل نمبر ۱۹۷۶۱

میں عبد الغفور خادم ولد چوہدری عبد الرحمان صاحب قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال بیعت جنوری ۱۹۶۱ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹-۸-۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

ایک مکان واقع ربوہ مالیتی -/۴۰۰۰ روپے نوٹ:۔ انجمن وقف جدید سے قرض لیکر مکان بنایا تھا۔

میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۸۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: عبد الغفور خادم دار الیمن وسطی ربوہ

گواہ شد:۔ محمد اسماعیل اسلم صدر محلہ دار الیمن ربوہ۔ گواہ شد:۔ گل محمد معلم وقف جدید۔

ہمارا زمانہ قربانیوں کا زمانہ ہے

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

(۱) "اس وقت جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ وہ ایسا عظیم الشان ہے کہ جس کی مثال اس سے پہلے دنیا میں نہیں ملتی۔ اس کی بنیاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے رکھی تھی۔ مگر اس کو مکمل کرنا اب ہمارے سپرد کیا گیا ہے"

(۲) "یاد رکھو ہمارا زمانہ قربانیوں کا زمانہ ہے۔ ہمارا زمانہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے حصول کا زمانہ ہے"

احباب جماعت کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل۔ اس کے انعامات اور اس کا قرب حاصل کرنے اور اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلانے کے لئے تحریک جدید کی تمام مالی تحریکات (اشاعت اسلام۔ تراجم قرآن کریم اور تعمیر مساجد ممالک بیرون) میں حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد مکرم برکت علی خاں صاحب برقی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کیانہ ضلع گجرات معمولی سی علالت کے بعد مورخہ ۷ نومبر ۶۹ء بروز جمعہ اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عمر تقریباً ۱۲۰ سال تھی مرحوم تمام عمر صوم و صلوٰۃ کے سختی سے پابند رہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بیعت کی تھی۔

غالباً ۱۸۹۰ء یا ۱۸۹۲ء کا زمانہ تھا۔ مگر چھٹی نہ ملنے کی وجہ سے زیارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محروم رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں قادیان آگئے اور دستی بیعت کی۔ خلافت ثانیہ کے دور میں عمر کا بیشتر حصہ آپ نے برما میں گزارا۔ وہیں دوسری شادی بھی کی اور وہیں جائیداد بنائی ۱۹۴۲ء میں برما پر جاپان نے حملہ کیا۔ آپ بیوی بچوں سمیت وہاں سے پیدل چل پڑے بڑی مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے قادیان پہنچے۔ اور وہیں مقیم ہو گئے۔ ۱۹۴۷ء میں جب ملک تقسیم ہوا۔ آپ نے اپنے آبائی وطن گجرات میں رہائش اختیار کی۔ اور وفات تک وہیں رہے۔ آپ نے ۷ بیٹے اور پانچ بیٹیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں۔ اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور آپ کی تمام اولاد کو اسلام کے حقیقی پیرو بننے کی توفیق دے۔ آمین

مرحوم موصی تھے۔ اسلئے آپ کو گجرات میں امانتاً دفن کیا گیا ہے۔ دوستوں سے درخواست ہے کہ ان کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمود احمد خاں لودھی آف گجرات حال ربوہ)

۲۔ میرے ماموں مکرم میاں احمد الدین صاحب ڈھلوں مورخہ ۶۹-۱۱-۱ بوقت سات بجے شام راہوالی ضلع گوجرانوالہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون وفات کے وقت ان کی عمر ۸۰ سال تھی۔ کئی سال جماعت احمدیہ ترگڑی میں امام الصلوٰۃ کے فرائض سر انجام دیتے رہے اب چند سالوں سے رہائش راہوالی اختیار کر لی تھی۔ مرحوم نیک متقی اور نمازوں کے پابند تھے اپنے پیچھے چار لڑکے اور ایک لڑکی اور ایک بیوہ یادگار چھوڑ گئے ہیں۔ سب سے چھوٹے بچے کے علاوہ باقی سب شادی شدہ ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ نیز ان کی اولاد کو ان کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق دے۔ اور اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔

(مبارک احمد ظفر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

فاؤنٹین پن کے لئے چاشنا سٹار انک ربوہ کے ہر جنرل مرچنٹ سے مل سکتی ہے

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اسرائیل اور اردن کی فوجوں میں شدید جھڑپ

عمان ۲۷ نومبر۔ اسرائیل اور اردن کی فوجوں کے درمیان بحیرہ طبریہ پر کل رات شدید جھڑپ ہوئی جس میں چار اسرائیلی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ اردن کے فوجی ترجمان نے بتایا ہے کہ اس جھڑپ میں اردن کا کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ ادھر مقبوضہ غزہ میں اسرائیلی حکام نے کرفیو کی پابندیاں سخت کر دی ہیں یاد رہے کہ کل اس علاقے میں بم پھٹنے کی دو وارداتیں ہوئی تھیں جن میں تین اسرائیلی ہلاک جن میں ایک عورت بھی شامل ہے ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ اسرائیلی فوج نے کل رات ایک معمر عرب کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

قمری پتھر خلائی لیبارٹری میں پہنچا دیئے گئے

ہوسٹن ۲۷ نومبر۔ امریکی خلا باز اپالو ۱۲ کے تینوں خلا باز چارلس کونرڈ، رچرڈ گورڈن اور ایلین بین چاند کی سرزمین سے جو پتھر اور کنکر چن کر لائے تھے انہیں زبردست حفاظتی پہرے میں ہوسٹن کی قمری لیبارٹری میں پہنچا دیا گیا۔ یہ قمری مواد ایک بڑے سفید صندوق میں بند تھا۔ یہ سفید صندوق جزائر ہوائی سے امریکی فضائیہ کے خاص طیارے میں ہوسٹن کے قریب ایلنگٹن کے ہوائی اڈے پر پہنچا دیا گیا۔

رشید کرامی نئی کابینہ بنانے میں کامیاب

بیروت ۲۷ نومبر۔ لبنان کے وزیراعظم مسٹر رشید کرامی کل رات کابینہ بنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اس طرح لبنان کا سات ماہ پرانا سیاسی بحران ختم ہو گیا ہے مسٹر رشید کرامی کی کابینہ ۱۶ وزیروں پر مشتمل ہے یاد رہے کہ مسٹر رشید کرامی نے فلسطینی حریت پسندوں کے خلاف لبنان کے صدر مسٹر چارلس حیلو کے اقدامات کے خلاف وزارت عظمیٰ سے استعفا دے دیا تھا۔

مسٹر رشید کرامی نے کل ایوان صدر میں صدر چارلس حیلو کے ساتھ دس گھنٹے کی ملاقات کے بعد کابینہ کا اعلان کیا انہوں نے بتایا کہ ان کی نئی کابینہ میں لبنان کی تمام سیاسی جماعتوں کو نمائندگی دی گئی ہے۔

یاسر عرفات کا اعلان

بیروت ۲۷ نومبر۔ عرب چھاپہ ماروں کے رہنما جناب یاسر عرفات نے کہا ہے کہ ہم سلطان صلاح الدین ایوبی کے جذبہ سے بیرونی حملہ آوروں کے خلاف لڑیں گا انہوں نے کہا کہ سلطان کے زمانہ میں یورپی عیسائیت کے نام پر اس علاقہ پر حملہ آور ہوئے تھے۔ اور اب صیہونیت کے نام پر ہمارے وطن پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس میں شک نہیں کہ ابتدا میں میدان صلیبیوں کے ہاتھ میں رہا۔ اور یورپ کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے حملہ آوروں نے اس علاقہ میں اپنی حکومتیں قائم کر لیں لیکن بہت جلد عربوں میں رد عمل پیدا ہو گیا اور انہوں نے صلاح الدین ایوبی کی قیادت میں صلیبیوں کو مار بھگایا۔ یاسر عرفات نے "الجیب" کے نمائندہ کو انٹرویو دیتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا۔

مزید ۵۰ ہزار ٹن تیل درآمد کیا جائیگا

راولپنڈی ۲۷ نومبر۔ صدارتی کابینہ نے کل اپنے اجلاس کے دوسرے روز ملک کی اقتصادی حالت اور قیمتوں کی صورت حال کا جائزہ لیا اور ان کی بہتری کے لئے مختصر اور طویل المیعاد اقدامات کی منظوری دی۔ کابینہ نے کھانے کے تیل کی سپلائی میں اضافہ کے لئے پی ایل ۴۸۰ پروگرام کے تحت امریکہ سے پچاس ہزار ٹن مزید خوردنی تیل درآمد کرنے کے لئے ضمنی سمجھوتہ کرنے کی منظوری دے دی غلے۔ ویجی ٹیبل۔ گھی، دالوں اور روز مرہ استعمال کی دوسری اشیاء کی قیمتوں کا جائزہ لینے کے بعد فیصلہ کیا گیا ہے کہ ان کی تقسیم کے انتظامات بہتر بنائے جائیں گے تاکہ ان کی قیمتیں کم ہوں اور عوام کو دستیاب ہوتی رہیں۔

اعلانات نکاح

۱۔ محمد شفیع صاحب ابن حکیم نور محمد صاحب مرحوم ٹنڈو غلام علی ضلع حیدر آباد کا نکاح مسماۃ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت حاجی اصغر علی صاحب ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ کے ہمراہ مبلغ دو ہزار روپے پر مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے احمدیہ ہال حیدر آباد میں پڑھا۔ دوست دعا کریں کہ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت ہو۔ آمین

۲۔ محمد الیاس صاحب ولد چوہدری محمد سلیمان صاحب کا نکاح مسماۃ امۃ اللطیف صاحبہ بنت چوہدری عبد الواحد صاحب یونٹ ۶ لطیف آباد حیدر آباد کا نکاح مبلغ ایک ہزار روپے پر عبد الغفار صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد نے پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے دعا فرمائیں خدا تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

(عبد الغفار سیکرٹری اصلاح وارشاد۔ حیدر آباد)

ضرورت ہے

زرعی زمین جس میں ٹیوب ویل نصب ہے کے لئے ایک محنتی تجربہ کار منیجر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ دی جائیگی خواہش مند حضرات خود آ کر ملیں۔

مرزا انور احمد ربوہ

نور کاجل — سرمہ خورشید

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین سرمہ جو متعدد جڑی بوٹی کا سیاہ رنگ جوہر ہے بچوں بڑوں سب کے لئے مفید ہے قیمت فی شیشی سوا روپیہ

ایک لاجواب اور عجوبہ روزگار سرمہ ہے آنکھوں کی ہتھیلی امراض، خارش، پانی بہنا، بھینی، موتیا، ککرے وغیرہ کے لئے لاجواب تحفہ۔ قیمت فی شیشی ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون نمبر ۳۸

روس میں اناج کی پیداوار میں کمی ہو گئی

ماسکو ۲۷ نومبر۔ روس کی کمیونسٹ پارٹی کے رہنما لیونڈ بریژنیف نے بتایا ہے کہ اس سال ملک میں اناج کی پیداوار پہلے کے مقابلے میں کم ہوگی۔ وہ کل ماسکو میں اجتماعی کھیتی باڑی کے فارموں کے ساڑھے چار سو مندوبین کے اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ مسٹر بریژنیف نے کہا کہ موجودہ سال روس کے زرعی نظام کے لئے بہت برا اور کٹھن ثابت ہوا ہے اور اس مرتبہ شدید بارشوں، طوفانوں اور دوسری موسمی آفات سے فصلوں کو زبردست نقصان پہنچا ہے۔

ضرورت ڈسپنسر

ہمیں اپنے کلینک واقع ربوہ ریڈ کراس و رحمت بازار کے لئے ایک دیانتدار اور خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والے ڈسپنسر کی ضرورت ہے ملازمت کے متمنی اپنی جماعت کے صدر کی سفارش کے ساتھ درخواستیں بھجوائیں

ڈاکٹر رشید احمد

ایم بی بی ایس۔ ڈی ٹی ایم اینڈ ایچ (انگلینڈ)

دار الرحمت نزد رحمت بازار ربوہ

حب اٹھرا مرض اٹھرا کی شہرۂ آفاق دوا مکمل کورس گیارہ تولہ ۲۰ روپے فی تولہ ۲ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ / بالمقابل ایوان محمود ربوہ

رمضان میں کثرت سے دعائیں کرو اور تلاوت قرآن مجید کا خاص التزام کرو

اس کے بغیر تم رمضان کی عظیم الشان برکات سے پورا حصہ نہیں لے سکتے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان المبارک میں بکثرت دعائیں کرنے اور تلاوت قرآن مجید اور صدقات کا خاص التزام کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"جس کثرت کے ساتھ اس ماہ یعنی ماہ رمضان میں دعاؤں کا موقعہ ملتا ہے، دوسرے مہینوں میں نہیں ملتا اس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ خصوصیت کے ساتھ اس ماہ میں دعائیں کریں اور قرآن کریم کی تلاوت بھی ضرور کریں۔ تا رمضان کی برکات سے پورا حصہ لے سکیں۔ قرآن کریم کا نزول ماہ رمضان میں شروع ہوا اور سال بھر میں جتنا قرآن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتا تھا وہ رمضان میں دوبارہ نازل کیا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ آپ نے اپنی وفات کا اندازہ بھی اس امر سے لگایا کہ ہر رمضان میں قرآن دو دفعہ نازل ہوتا تھا اور اب کے صرف ایک ہی دفعہ ہوا ہے تو رمضان کے مہینے میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذہن میں قرآن کو تازہ کرنے کے لئے جبرائیل دوبارہ نازل ہوتا تھا اس سے یہ سنت بھی معلوم ہوتی ہے کہ قرآن کریم کی حقیقی تلاوت یہی ہے کہ ایک ماہ میں ایک دور کیا جائے۔ یہ گویا قرآن کریم کی طبعی تلاوت ہے اسی لئے اس کے تیس پارہ ہیں اس کے یہ معنے نہیں کہ اس سے کم و بیش قرآن نہیں پڑھنا چاہیئے بسا اوقات ایک انسان کو ضرورت ہوتی ہے کہ وہ اس سے زیادہ پڑھے اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ کئی گھنٹوں میں ایک پارہ ختم کر سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے ان کے دنیاوی کاموں کو مد نظر رکھتے ہوئے سخت مشکل ہوتا ہے کہ وہ روزانہ پارہ پارہ ختم کر سکیں بعض آدمیوں کو میں نے دیکھا ہے آدھ گھنٹہ پڑھنے کے بعد اگر ان سے پوچھا جائے کہ کتنا پڑھا ہے تو صرف دو تین رکوع بتائیں گے۔ وہ اگر سیپارہ ختم کریں تو ان کے دوسرے کام کاج میں حرج ہوگا۔ میری اپنی یہ حالت ہے کہ اگر تیزی کے ساتھ پڑھوں تو دس بارہ منٹ میں ایک سیپارہ ختم کر دیتا ہوں اور عام رفتار کے ساتھ بھی ۲۰، ۲۲ منٹ میں ختم کر سکتا ہوں۔ غرض مختلف حالتیں ہوتی ہیں بعض لوگ بار بار قرآن کریم کو پڑھنے کی وجہ سے جلدی جلدی پڑھ سکتے ہیں یا جن کو عربی زبان میں مہارت ہوتی ہے یا حافظ ہوتے ہیں وہ آسانی اور تیزی کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں ایسے لوگ اگر زیادہ پڑھیں تو اچھی بات ہے مگر جبرائیل کا آنا اسی حکمت سے تھا کہ امت کے لئے تلاوت کا یہ اندازہ ہے کہ ایک سیپارہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کی جائے، دعائیں بھی خصوصیت سے ان دنوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں پھر سنت سے صدقہ و خیرات بھی ان دنوں میں کثرت سے کرنا ثابت ہے۔ صحابہؓ کہتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ویسے تو ہمیشہ ہی سخاوت کرتے تھے مگر رمضان کے دنوں میں کثرت اور خصوصیت سے کرتے تھے قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ کم از کم اتنی سخاوت ضرور چاہیئے کہ ایک آدمی کے کھانے کا ماہوار خرچ ہو جائے اور جسے اس کی توفیق نہ ہو اس کے لئے تسبیح و تحمید اور تکبیر کے سوا کوئی چارہ نہیں ذکر الٰہی کو بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقات کا قائم مقام ٹھہرایا ہے۔"

(الفضل ۲۹ جنوری ۱۹۶۴ء)

درخواست دعا

مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب چیمہ آف ہیلو وال سیداں کو ریکٹر سے گر جانے سے چوٹیں آئی ہیں۔ احباب سے ان کی شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد نواز مومن۔ ربوہ)

مبلغین سلسلہ کیلئے دعائیں کرنے کی خصوصی تحریک

(محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر)

رمضان کا بابرکت مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ایام میں اپنے بندوں کے بہت قریب ہوتا ہے اور خصوصیت سے ان کی دعائیں سنتا ہے۔

اس لئے میں احباب سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی دعاؤں میں مبلغین سلسلہ کو یاد رکھیں خواہ وہ بیرون پاکستان اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف ہیں یا اندرون پاکستان کام کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی تھوڑی سی کوشش کے بھی بہت عظیم نتائج پیدا فرمائے نیز ان کی غیر حاضری میں ان کے اہل و عیال کا بھی حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں بخیر و عافیت رکھے۔

اسی طرح وہ کارکنان جو مرکز میں خدمت سلسلہ میں مصروف ہیں انہیں بھی نہایت احسن طریق پر خدمت بجا لانے کی توفیق ملے۔ اللہ تعالیٰ ان کے کاموں میں برکت ڈالے اور ہم سب کی کوششوں سے اسلام کی فتح مندی کے ایام قریب سے قریب تر آجائیں اور ہم اپنی آنکھوں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام کی سربلندی اسی دنیا میں دیکھ لیں۔

خاکسار مرزا مبارک احمد

فطرانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے۔ احباب ان ایام میں تزکیہ نفس اور روحانی ترقی کے لئے خاص طور پر عبادات اور صدقہ و خیرات کی توفیق پاتے ہیں فطرانہ بھی ایک قسم کی عبادت اور خدا تعالیٰ کے حصول قرب کا ذریعہ ہے اس کی ادائیگی ہر مومن مرد، عورت بلکہ نوزائیدہ بچے پر بھی واجب ہے فطرانہ کی شرح ایک صاع غلہ یعنی اندازاً پونے تین سیر گندم ہے۔ غلہ نہ ہونے کی صورت میں اسی قدر غلہ کی نقد قیمت ادا کی جا سکتی ہے موجودہ بھاؤ کے لحاظ سے ایک صاع گندم کی قیمت قریباً ڈیڑھ روپیہ ہے لہذا فطرانہ کی شرح ڈیڑھ روپیہ فی کس مقرر کی جاتی ہے۔ اگر کوئی دوست پوری شرح سے ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں تو وہ نصف شرح سے ادا کر سکتے ہیں۔

ربوہ کے سوا تمام جماعتیں حسب سابق فطرانہ کی رقم کا دسواں حصہ ازراہ کرم براہ راست خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوائیں باقی رقم غرباء و مساکین میں تقسیم کر دی جائے البتہ اگر کچھ رقم پھر بھی بچ رہے تو وہ بھی خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دی جائے۔ چونکہ فطرانہ کی رقم غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ اسے رمضان کے شروع ہی میں ادا کر دیا جائے تاکہ بروقت تقسیم ہو سکے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

گمشدہ گھڑی

خاکسار کی کلائی کی گھڑی مورخہ ۲۴-۱۱-۶۹ کو صبح کالج جاتے ہوئے دارالرحمت شرقی اور کالج کے درمیان گر گئی ہے جن صاحب کو ملے براہ مہربانی خاکسار کو پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں معقول انعام دیا جائے گا (طاہر محمود کاہلوں رول نمبر ۱۶۶ ایم ایس سی فائنل ٹی آئی کالج۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴